https://farid.ps/articles/sexual_torture_of_palestinian_detainees/ur.html

اسرائیلی فوجی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں پر جنسی تشدد - مغرب کی جانب سے نظر انداز کیے گئے مظالم کا ریکارڈ

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اپنے دوست کی موت کے لیے دعا مانگیں؟ کل، غزہ میں ایک دوست نے مجھے بتایا کہ وہ بالکل یہی کر رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ اس کا دوست لاعلاج بیماری میں مبتلا ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ اسرائیلی فوجی جیل میں قید ہے اور اسے اس قدر شدید تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ موت رحم کی طرح لگتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کی طرح، میں جنسی تشدد کے بارے میں بات کرنا مشکل سمجھتا ہوں - یہ ایک گھٹیا موضوع ہے جس سے ہم فطری طور پر منہ موڑ لیتے ہیں۔ لیکن منہ موڑنا ہی اس مسئلے کا حصہ ہے۔ فلسطینیوں کے ان جیلوں میں جو کچھ برداشت کرنا پڑتا ہے، اس کے بارے میں خاموشی صرف مجرموں کی حفاظت کرتی ہے۔ اس لیے میں اس خاموشی کو توڑ رہا ہوں۔

عقود سے، فلسطینی قیدی اسرائیلی فوجی جیلوں میں جنسی تشدد اور زیادتیوں کی تفصیلات بیان کرتے آرہے ہیں۔ یہ بیانات مردوں، عورتوں اور بچوں سے آئے ہیں۔ غزہ، مغربی کنارے اور یروشلم سے؛ اور 1967 سے اسرائیلی حراستی پالیسی کے ہر دور سے۔ جب رہائی سے کچھ پہلے زیادتی ہوتی ہے، تو کبھی کبھار اس کی تصدیق آزاد ڈاکٹروں نے کی یا اسے انسانی حقوق کی تنظیموں جیسے **بیٹ سیلیم**، **ایمنسٹی انٹرنیشنل** اور **اقوام متحدہ** نے دستاویزی شکل دی۔ اگست 2024 میں، اقوام متحدہ کے ماہرین نے کہا کہ انہیں اسرائیلی حراست میں فلسطینیوں کے خلاف **وسیع پیمانے پر جنسی حملوں اور عصمت دری کے مصدقہ رپورٹس** موصول ہوئی ہیں، اور اسے ایک منظم نمونے کا حصہ قرار دیا۔

مغربی میڈیا نے ان رپورٹس کو شاذ و نادر ہی مسلسل توجہ دی۔ اس کے برعکس، جب اسرائیلی حکام نے 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی طرف سے اجتماعی عصمت دری کے الزامات لگائے - جن کے بارے میں اقوام متحدہ کو آزادانہ طور پر تحقیقات کرنے سے روکا گیا اور جن کے لیے کوئی فرانزک ثبوت پیش نہیں کیا گیا - مغربی میڈیا میں اس کی بھرپور کوریج ہوئی، سرورق پر نمایاں جگہ دی گئی اور ریاستی سربراہوں کی طرف سے مذمت کی گئی۔

بغیر مقدمے کے حراست

اسرائیلی فوجی جیلوں میں موجود زیادہ تر فلسطینیوں کو کسی جرم کے لیے سزا نہیں دی گئی۔ بہت سے لوگوں پر کبھی الزامات بھی عائد نہیں کیے گئے۔ انہیں **انتظامی حراست** کے تحت رکھا جاتا ہے، جو کہ نوآبادیاتی دور کا ایک قانون ہے جو بغیر مقدمے کے قید، ثبوت دیکھے بغیر، وکیلوں تک رسائی کے بغیر، اور خاندان سے رابطے کے بغیر جیل میں بند کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ انٹرنیشنل لمیٹڈ آف دی ریڈ کراس کو **سدے تیمان**، **میگیدو** اور دیگر سہولیات تک **اکتوبر 2023 سے بہت پہلے** رسائی سے انکار کر دیا گیا، جس سے آزادانہ نگرانی کا ایک اہم ذریعہ ختم ہو گیا۔

جو چند مقدمات فوجی عدالت تک پہنچتے ہیں، ان میں سزا کی شرح **99 فیصد سے زیادہ** ہے۔ بہت سے قیدی 18 سال سے کم عمر کے ہیں۔ کچھ بچے ہیں۔ کسی فوجی، گاڑی یا واچ ٹاور کی **طرف** پتھر پھینکنا - چاہے وہ کسی چیز کو نہ لگے - قید کا باعث بن سکتا ہے۔ دیگر معاملات میں، جیسا کہ سابق قیدی رپورٹ کرتے ہیں، "جرم" اتنا من مانی ہوتا ہے جیسے کسی فوجی کو "آپ کا چہرہ پسند نہ ہو"۔

جنسی تشدد کے طریقے

بیٹ سیلیم، ایمنسٹی انٹرنیشنل، اقوام متحدہ، اسرائیل کے لیے ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس، اور اسرائیل میں تشدد کے خلاف عوامی لمیٹڈ کے جمع کردہ گواہیوں سے بار بار استعمال ہونے والے طریقوں کا انکشاف ہوتا ہے:

- **زبردستی ننگا کرنا اور طویل جنسی ذلت**، کبھی کبھار دیگر قیدیوں یا گارڈز کے سامنے۔
- **اشیا کے ساتھ عصمت دری**: ڈنڈے، لاٹھی، دھاتی چھڑی، اور ایک معاملے میں فائر ایکسٹنگوئشر ہوز۔
- **جنسی اعضاء پر مارنا** جوتوں، ڈنڈوں یا ہتھوڑوں سے۔
- **تفتیش کے دوران جنسی اعضاء پر برقی جھٹکے**۔
- **کتوں کے ذریعے سدومی** اور خاندان کے افراد کے خلاف جنسی دھمکیاں۔

یہ حملے غیر انسانی سلوک کے ایک وسیع تر نظام کا حصہ ہیں: ہتھکڑیاں، آنکھوں پر پٹی، خوراک اور حفظان صحت سے محرومی، اور طبی دیکھ بھال سے انکار۔

کیس اسٹڈی: غزہ کی گواہی

اگست 2025 میں، غزہ میں ایک دوست نے ایک حال ہی میں تبادلے میں رہا ہونے والے قیدی سے بات کرنے کا ذکر کیا۔ جب اس نے ایک اور دوست کے بارے میں پوچھا جو ابھی تک حراست میں تھا، تو اس شخص نے کہا: "**اللہ سے دعا کرو کہ وہ اس کی روح لے لے - اس کی موت کے لیے دعا کرو۔**"

اس نے وجہ بتائی۔ قیدی کو ننگا کر دیا گیا تھا۔ ایک فوجی نے ایک قلم سے سیاہی کی ٹیوب نکالی، خالی سلنڈر کو اس کے عضو تناسل میں داخل کیا اور لکڑی کے ہتھوڑے سے اس پر مارا۔ یہ طریقہ ناقابل تصور درد کا باعث بنتا ہے، غالباً پیشاب کی نالی کو پھاڑ دیتا ہے اور شدید اندرونی خونریزی اور انفیکشن کا خطرہ ہوتا ہے - لیکن اس سے باہر سے کوئی واضح زخم نہیں ہوتا۔ یہ بالکل اس قسم کا تشدد ہے جو انسانی حقوق کے مبصرین یا ڈاکٹروں کی طرف سے بعد میں پتہ لگانے سے بچنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

اسی گواہ نے بتایا کہ اسے دو ہفتوں تک اپنے کپڑوں میں پیشاب اور پاخانہ کرنے پر مجبور کیا گیا بغیر تبدیل کرنے کے - یہ ایک ایسی ذلت کی شکل ہے جس کا مقصد وقار اور امید کو چھیننا ہے۔

کیس اسٹڈی: 2024 سدے تیمان عصمت دری کی ویڈیو

جولائی 2024 کے آخر میں، اسرائیلی ٹی وی چینل 12 نے **سدے تیمان** فوجی جیل سے لیک ہونے والی نگرانی کی فوٹیج نشر کی۔ ویڈیو میں آئی ڈی ایف کے فوجیوں کو ایک بندھے ہوئے فلسطینی قیدی پر اجتماعی عصمت دری کرتے ہوئے دکھایا گیا جب کہ ایک فوجی کتا موجود تھا۔ متاثرہ شخص کو تباہ کن زخموں کا سامنا کرنا پڑا - **پھٹا ہوا آنت، ٹوٹی ہوئی پسلیاں اور پھیپھڑوں کا نقصان** - اور وہ کئی دنوں تک ہسپتال میں داخل رہا۔ سدے تیمان واپس لانے کے فوراً بعد وہ مشکوک حالات میں ہلاک ہو گیا۔ اس کی موت کے بارے میں کوئی تفتیش شروع نہیں کی گئی۔

لیک کے بعد دس فوجیوں کو گرفتار کیا گیا؛ پانچ کو فروری 2025 میں فرد جرم عائد کی گئی۔ گرفتاریوں نے انتہائی دائیں بازو کے مظاہروں کو جنم دیا، جن میں کنیسٹ میں بھی شامل تھے۔ لیکوڈ کے رکن پارلیمنٹ **ہنوخ میلویڈسکی** نے فوجیوں کا دفاع کیا، کہا کہ "اگر وہ نخبہ [حماس ایلیٹ] ہے، تو سب کچھ جائز ہے۔" مظاہرین نے سدے تیمان اور بیت لید کے اڈوں پر دھاوا بولا اور فوجیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا، کچھ نے واضح طور پر فلسطینی قیدیوں پر "عصمت دری کا حق" مانگا۔

سیاسی دباؤ کے تحت، مشتبہ افراد کو چند ہفتوں کے اندر رہا کر دیا گیا۔ مرکزی ملزم، **میر بین-شتریت**، اسرائیلی ٹاک شوز پر نمودار ہوا، جہاں ہمدرد میڈیا نے اسے مجرم کی بجائے ہیرو کے طور پر پیش کیا۔ ملزموں کے ساتھ دکھائی گئی نرمی اور ان کی عوامی تعظیم نے ذمہ داری کے فقدان کو اجاگر کیا۔

نتیجہ

فلسطینی قیدیوں پر جنسی تشدد کوئی غیر معمولی بات نہیں - یہ اسرائیلی فوجی حراست میں کئی دہائیوں سے دستاویزی شکل میں موجود ایک نمونے کا حصہ ہے۔ یہ ایک ایسے نظام کے اندر ہوتا ہے جو قیدیوں کی عزت چھیننے، انہیں قانونی چارہ جوئی سے محروم کرنے اور آزادانہ جانچ سے باہر کام کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ریڈ کراس کو برسوں سے بدترین سہولیات کا دورہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ مغربی حکومتیں جو انسانی حقوق کی وکالت کا دعویٰ کرتی ہیں، انہوں نے ان جرائم کو بڑی حد تک نظر انداز کیا، یہاں تک کہ جب وہ سیاسی طور پر فائدہ مند ہونے پر غیر مصدقہ الزامات کو بڑھاوا دیتی ہیں۔

سدے تیمان کی ویڈیو ایک نایاب ٹھوس ثبوت تھی، جو نسلوں سے زندہ بچ جانے والوں کی کہانیوں کی تصدیق کرتی تھی۔ اس کے بعد - "عصمت دری کے حق" کے لیے مظاہرے، پارلیمانی طور پر مجرموں کا دفاع، متاثرہ کی موت کی بغیر تفتیش - ایک ایسی معاشرے کو ظاہر کرتا ہے جہاں ایسی حرکتیں نہ صرف برداشت کی جاتی ہیں بلکہ کچھ حلقوں میں ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

زندہ بچ جانے والوں کے لیے زخم مستقل ہیں، چاہے وہ نظر آئیں یا چھپے ہوئے ہوں۔ مرنے والوں کے لیے، سچ اکثر ان کے ساتھ دفن ہو جاتا ہے۔ اور ابھی تک قید میں موجود لوگوں کے لیے، انصاف کی امید اتنی ہی دور ہے جتنی دنیا کی توجہ۔

منتخب حوالہ جات اور اقتباسات

بیٹ سیلیم - جہنم میں خوش آمدید: اسرائیلی جیل کا نظام بطور تشدد کے کیمپوں کا نیٹ ورک (5 اگست 2024)

> "یہ گواہی غیر انسانی حالات اور زیادتیوں کی ایک مستقل پالیسی کی نشاندہی کرتی ہے، جس میں مختلف شدتوں کے جنسی تشدد کا بار بار استعمال شامل ہے۔"
>
> مکمل رپورٹ PDF

ایمنسٹی انٹرنیشنل - اسرائیل کو غزہ سے فلسطینیوں کی بڑے پیمانے پر رابطہ سے محروم حراست اور تشدد ختم کرنا چاہیے (18 جولائی 2024)

> "فلسطینی قیدیوں کو تشدد اور دیگر بدسلوکی کا نشانہ بنایا گیا، بشمول جنسی تشدد، جو بین الاقوامی قانون کے تحت ایسی حرکتوں کی مکمل ممانعت کی خلاف ورزی ہے۔"

> رپورٹ کا صفحہ

اقوام متحدہ OHCHR - اسرائیلی حراست میں وسیع پیمانے پر زیادتی، جنسی حملوں اور عصمت دری کے مصدقہ رپورٹس (5 اگست 2024)

> "ہمیں متعدد ذرائع سے معتبر بیانات موصول ہوئے ہیں، جو حراست میں مردوں اور عورتوں کے خلاف جنسی تشدد کو بیان کرتے ہیں، جو تشدد اور جنگی جرائم کے مترادف ہیں۔"
>
> اقوام متحدہ کا پریس ریلیز

اسرائیل کے لیے ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس - تشدد، بھوک اور حراست میں اموات (فروری 2025)

> "زیادتیوں کے نمونوں میں جنسی تشدد اور طبی دیکھ بھال سے انکار شامل ہے، جو حراستی سہولیات میں روکے جانے والی اموات میں حصہ ڈالتے ہیں۔"
>
> PHRI صفحہ